السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہم لوگ یہ سنتے رہتے ہیں کہ اہل حدیث حضرات انگریزوں کے دور میں شروع ہوئے ہیں۔ پہلے ان لوگوں کا نام ونشان نہیں تھا۔ براہ مہربانی پاک وہند کے گزشتہ دور کے اہل حدیث علماء کے نام مختصر تعارف کے ساتھ تحریر فرمادیں۔ شکریہ (محمد فیاض دامانوی بریڈفورڈ انگلینڈ)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جس طرح عربی زبان میں "اہل السنة" کا مطلب ہے سنت والے اسی طرح اہل الحدیث کا مطلب ہے: حدیث والے۔

جس طرح سنت والوں سے مراد صحیح العقیدہ سنی علماء اوراُن کے صحیح العقیدہ عوام ہیں،اسی طرح حدیث والوں سے مراد صحیح العقیدہ محدثین کرام اوران کے صحیح العقیدہ عوام ہیں۔ یادرہے کہ اہل سنت اوراہل حدیث ایک ہی گروہ کے دوصفاتی نام ہیں۔

صحیح العقیدہ محدثین کرام کی کئی اقسام ہیں۔ مثلاً

1صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین۔

2تابعین رحمهم الله۔

3تبع تابعین رحمهم الله۔

4اتباع تبع تابعین رحمهم الله۔

5حفاظ حدیث رحمهم الله۔

6راویان حدیث رحمهم الله۔

7شارحین حدیث وغیرہم رحمهم الله۔

صحیح العقیدہ محدثین کے صحیح العقیدہ عوام کی کئی اقسام ہیں۔ مثلاً:

1بہت پڑھے لکھے لوگ۔

2درمیانے پڑھے لکھے لوگ۔

3تھوڑے پڑھے لکھے لوگ۔

4ان پڑھ عوام۔

یہ کل (7+4) گروہ اہل حدیث کہلاتے ہیں اوران کی اہم ترین نشانیاں درج ذیل ہیں؛

1۔ قرآن وحدیث اوراجماع اُمت پر عمل کرنا۔

2۔ قرآن وحدیث اوراجماع کے مقابلے میں کسی کی بات نہ ماننا۔

3۔ تقلید نہ کرنا۔

4۔ اللہ تعالیٰ کو سات آسمانوں سے اوپر اپنے عرش پر مستوی ماننا۔ کما یلیق بشانہٖ

5۔ ایمان کا مطلب دلی یقین، زبانی قول اور جسمانی عمل ماننا۔

6۔ ایمان کی کمی بیشی کا عقیدہ رکھنا۔

7۔ کتاب وسنت کو سلف صالحین کے فہم پر سمجھنا اور اس کے مقابلے میں ہر شخص کی بات کو رد کر دینا۔

8۔ تمام صحابہ، ثقہ وصدوق تابعین رحمہم اللہ، تبع تابعین رحمہم اللہ، واتباع تبع تابعین رحمہم اللہ اور ثقہ وصدوق صحیح العقیدہ محدثین رحمہم اللہ سے محبت کرنا، وغیر ذلک۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

(صاحب الحدیث عندنا من یستعمل الحدیث" ہمارے نزدیک صاحب حدیث وہ ہے جو حدیث پر عمل کرے۔ (الجامع للخطیب: 186 وسندہ صحیح"

حافظ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

"ونحن لا نعني بأہل الحدیث المقتصرین علی سماعہ أو کتابتہ أو روایتہ بل نعني بہم: کل من کان أحق بحفظہ ومعرفتہ وفہمہ ظاہراً أو باطناً واتباعہ باطناً وظاہراً"

اور ہم اہل حدیث سے مراد صرف سامعین حدیث کاتبین حدیث یا راویان حدیث ہی نہیں لیتے بلکہ ہم اُن سے ہر وہ شخص مراد لیتے ہیں جو اسے کماحقہ یاد رکھتا ہے، ظاہری وباطنی معرفت وفہم رکھتا ہے، اور باطنی وظاہری" اتباع کرتا ہے۔ (مجموع فتاویٰ ابن تیمیہ 4/95

حافظ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کے مذکورہ قول سے بھی اہل حدیث (کثرھم اللہ) کی دو قسمیں ثابت ہیں:

1۔ عاملین بالحدیث محدثین کرام

2۔ حدیث پر عمل کرنے والے عوام

حافظ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے مزید لکھا ہے:

اور اس سے واضح ہوتا ہے کہ لوگوں میں سے فرقہ ناجیہ ہونے کا سب سے زیادہ مستحق اہل الحدیث والسنۃ ہیں، جن کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کوئی متبوع (امام) نہیں جس کے لیے وہ تعصب رکھتے ہوں۔ (مجموع فتاویٰ 3/347)

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے سورہ بنی اسرائیل (آیت: 71) کی تفسیر میں بعض سلف (صالحین) سے نقل کیا ہے:

"ہذا أکبرُ شرفٍ لأصحاب الحدیث؛ لأنّ إمامَہم النبی صلی اللہ علیہ وسلم"

(یہ اصحاب الحدیث کی سب سے بڑی فضیلت ہے، کیونکہ ان کے امام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں" (تفسیر ابن کثیر 4/164 الاسراء: 71"

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی لکھا ہے:

«۔لیس لأہل الحدیث منقبۃ أشرف من ہذہ؛ لأنہ لا إمام لہم غیرہ۔ صلی اللہ علیہ وسلم»

(اہل حدیث کے لیے اس سے زیادہ فضیلت والی کوئی بات نہیں کیونکہ ان کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ دوسرا کوئی امام (متبوع) نہیں۔ (تدریب الراوی 2/126 نوع: 27"

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام علی بن المدینی وغیرھم (رحمہم اللہ) نے اہل الحدیث کو طائفہ منصورہ قرار دیا ہے۔ (دیکھئے معرفۃ علوم الحدیث للحاکم: 2 صححہ ابن حجر العسقلانی فی فتح الباری 13/293 تحت ح 7311 مسالۃ الاحتجاج بالشافعی للخطیب ص 47 سنن ترمذی مع عارضۃ الاحوذی 9/7 ح 2229)

(امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے ثقہ استاذ امام احمد بن سنان الواسطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: دنیا میں ایسا کوئی بدعتی نہیں جو اہل الحدیث سے بغض نہیں رکھتا۔ (معرفۃ علوم الحدیث للحاکم ص 4 وسندہ صحیح

امام قتیبہ بن سعید الثقفی (متوفی 240ھ بعمر 90 سال) نے فرمایا: جب تو کسی آدمی کو دیکھے کہ وہ اہل الحدیث سے محبت کرتا ہے تو (سمجھ لے کہ) وہ شخص سنت پر ہے۔ (شرف اصحاب الحدیث للخطیب: 143 وسندہ صحیح)

تفصیل کے لیے دیکھئے میری کتاب: تحقیقی مقالات (ج1 ص 161۔174) اور اہل حدیث ایک صفاتی نام۔

حافظ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے: (امام) مسلم رحمۃ اللہ علیہ، ترمذی رحمۃ اللہ علیہ، نسائی رحمۃ اللہ علیہ، ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ، ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ، ابو یعلیٰ رحمۃ اللہ علیہ، اور بزار وغیرہم اہل الحدیث کے مذہب پر تھے، وہ علماء میں سے کسی متعین کے مقلد نہیں تھے۔۔۔ (مجموع فتاویٰ 20/40 تحقیقی مقالات 1/168)

عبارات مذکورہ سے ثابت ہوا کہ اہل حدیث سے مراد دو گروہ ہیں:

1۔ صحیح العقیدہ اور تقلید نہ کرنے والے سلف صالحین مراد دو گروہ ہیں:

2۔ سلف صالحین اور محدثین کرام کے صحیح العقیدہ اور تقلید نہ کرنے والے عوام راقم الحروف نے اپنے ایک تحقیقی مضمون میں سے سو زیادہ علمائے اسلام کے حوالے پیش کیے ہیں، جو تقلید نہیں کرتے تھے اور ان میں سے بعض کے نام درج ذیل ہیں:

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ، امام یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ، بن سعید القطان رحمۃ اللہ علیہ، امام عبداللہ بن المبارک رحمۃ اللہ علیہ، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ، امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ، امام ابوداود السجستانی رحمۃ اللہ علیہ، امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ، امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ، امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ، امام ابوبکر بن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ، امام ابوداود الطیالسی رحمۃ اللہ علیہ، امام عبداللہ بن الزبیر الحمیدی رحمۃ اللہ علیہ، امام ابوعبید القاسم بن سلام رحمۃ اللہ علیہ، امام سعید بن منصور رحمۃ اللہ علیہ، امام بقی بن مخلد رحمۃ اللہ علیہ، امام مسدد رحمۃ اللہ علیہ، امام ابویعلیٰ الموصلی رحمۃ اللہ علیہ، امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ، امام ذہلی رحمۃ اللہ علیہ، امام اسحاق بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہ، محدث بزار رحمۃ اللہ علیہ، محدث ابن المنذر رحمۃ اللہ علیہ، امام ابن جریر الطبری رحمۃ اللہ علیہ، اور امام سلطان یعقوب بن یوسف المراکشی المجاہد رحمۃ اللہ علیہ وغیرہم۔

یہ سب اہل حدیث علماء صدیوں پہلے روئے زمین پر گزر چکے ہیں۔

ابو منصور عبدالقاہر بن طاہر البغدادی نے شام، جزیرہ، آزربائیجان اور باب الابواب وغیرہ کی سرحدوں پر رہنے والوں کے بارے میں فرمایا:

(وہ تمام اہلسنت میں سے اہل حدیث کے مذہب پر ہیں۔ (اصول دین ص 317

ابو عبداللہ محمد بن احمد بن البناء البشاری المقدسی (متوفی 380ھ) نے ملتان کے بارے میں فرمایا:

"..... مذاہبھم أکثرہم أصحاب حدیث"

(ان کے مذاہب: ان میں اکثریت اہل حدیث ہے۔ (احسن التقاسیم فی معرفۃ الاقالیم ص 363

فرقہ دیوبندیہ کا آغاز 1867ء میں مدرسہ دیوبند کی ابتداء کے ساتھ ہوا اور فرقہ بریلویہ کے بانی احمد رضا خان بریلوی جون 1856ء میں پیدا ہوئے تھے۔

1۔ فرقہ دیوبندیہ اور فرقہ بریلویہ دونوں کی پیدائش سے بہت پہلے شیخ محمد فاخر بن محمد یحییٰ بن محمد امین العباسی السلفی الہ آبادی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 1164ھ 1751ء) تقلید نہیں کرتے تھے۔ بلکہ کتاب وسنت کے دلائل پر عمل کرتے اور خود اجتہاد کرتے تھے۔ (دیکھئے نزہۃ الخواطر 6/351 تا 6/351 تحقیقی مقالات 2/58)

2۔ شیخ محمد حیات بن ابراہیم السندھی المدنی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 1163ھ 1750ء) تقلید نہیں کرتے تھے اور عمل بالحدیث کے قائل تھے۔

ماسٹر امین اکاڑوی نے محمد حیات سندھی، محمد فاخر الہ آبادی اور مبارکپوری تینوں کے بارے میں لکھا ہے: "ان تین غیر مقلدوں کے علاوہ کسی حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی نے اس کو سہو کاتب بھی نہیں کہا۔" (تجلیات صفدر 2/243) نیز دیکھئے تجلیات صفدر 5/355

(۔ ابو الحسن محمد بن عبدالہادی السندھی الکبیر رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 1141ح بمطابق 1729ء) کے بارے میں امین اکاڑوی نے لکھا ہے: "حالانکہ یہ ابو الحسن سندھی غیر مقلد تھا" (تجلیات صفدر 36/44

یہ سب حوالے ہندوستان پر انگریزوں کے قبضے سے بہت پہلے کے ہیں، لہذا آپ نے جن لوگوں سے یہ سنا ہے کہ "اہل حدیث حضرات انگریزوں کے دور میں شروع ہوئے ہیں پہلے ان لوگوں کا نام ونشان نہیں تھا" بالکل جھوٹ اور افتراء ہے۔

رشید احمد لدھیانوی دیوبندی نے لکھا ہے: "تقریبا دوسری تیسری صدی ہجری میں اہل حق میں فروعی اور جزئی مسائل کے حل کرنے میں اختلاف انظار کے پیش نظر پانچ مکاتب فکر قائم ہوگئے یعنی مذاہب اربعہ اور اہل حدیث۔ اس زمانے سے لیکر آج تک انہی پانچ طریقوں میں حق کو منحصر سمجھا جاتا رہا۔" (احسن الفتاویٰ ج1 ص 316)

اس عبارت میں لدھیانوی صاحب نے اہل حدیث کا قدیم ہونا، انگریزوں کے دور سے بہت پہلے ہونا اور اہل حق ہونا تسلیم کیا ہے۔

(حاجی امداد اللہ مکی کے: "خلیفہ مجاز" محمد انوار اللہ فاروقی "فضیلت جنگ" نے لکھا ہے: "حالانکہ اہل حدیث کل صحابہ رضوان اللہ عنھم اجمعین تھے" (حقیقۃ الفقہ حصہ دوم ص 228 مطبوعہ ادارۃ القران والعلوم الاسلامیہ کراچی

(محمد ادریس کاندھلوی دیوبندی نے لکھا ہے: "اہل حدیث تو تمام صحابہ تھے" (اجتہاد اور تقلید کی بے مثال تحقیق ص 48

میری طرف سے تمام آل دیوبند اور تمام آل بریلی سے سوال ہے کہ انیسویں اور بیسویں صدی عیسویں (یعنی ہندوستان پر انگریزی قبضے کے دور) سے پہلے کیا دیوبندی مسلک یا بریلوی مسلک کا آدمی موجود تھا؟ اگر تھا تو صحیح اور صریح صرف ایک حوالہ پیش کریں اور اگر نہیں تھا تو ثابت ہوگیا کہ بریلوی مذہب اور دیوبندی مذہب دونوں، ہندوستان پر انگریزی قبضے کے بعد کی پیداوار ہیں۔ وما علینا الا البلاغ۔ (14/فروری 2012ء)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاوی علمیہ](#)

جلد3۔ توحید وسنت کے مسائل- صفحہ32

محدث فتویٰ